تبصرے

رسالوں کے خاص نمبر[1]

اردوئے معلی قدیم اردو نمبر۔ مرتبہ پروفیسر خواجہ احمد فاروقی تقطیع متوسط ضخامت ا
۳۰۳ صفحات۔ کتابت وطباعت اعلیٰ قیمت پانچ روپیہ۔ پتہ شعبہ اردو دہلی یونیورسٹی۔ دہلی
اردوئے معلی دہلی یونیورسٹی کے شعبۂ اردو کا وہ بلند پایہ سہ ماہی مجلہ ہے جس کے دم قدم
سے اسی طرح کے بس دو تین اور مجلات کی طرح ہندوستان میں اردو زبان وادب سے متعلق
تحقیق وتلاش کی شمع روشن اور اس کا وقار قائم ہے اس کا ہر نمبر کسی نہ کسی ایک موضوع پر ایک
وقیع تحقیقی کتاب کا حکم رکھتا ہے یہ نمبر قدیم اردو کے لئے مخصوص ہے۔ اس میں گوپی چند نارنگ
اور خلیق انجم نے کربل کتھا کی زبان کا جائزہ لسانیاتی نقطۂ نظر سے بڑی دیدہ دری سے
لیا ہے (لیکن افسوس انھوں نے یہ نہیں بتایا کہ کربل کتھا کا کون سا اڈیشن ان کے پیش نظر
رہا ہے) روس کے دو فاضل مقالہ نگار بھی اس بزم میں شریک ہیں۔ ایک نے اردو اور
ازبک زبان کے مشترکہ الفاظ پر اور دوسرے نے جو ایک خاتون ہیں۔ زمانۂ حال کے
اردو صیغوں پر داد تحقیق دی ہے انکے علاوہ دو صاحبوں نے علی الترتیب شاکر ناجی کے
دیوان اور محمد امان نثار کے کلام سے متعارف کرایا ہے۔ شروع میں عتیق احمد صدیقی کا
"زبان کیا ہے" وہ بھی ایک خاصہ کی چیز ہے۔ راجہ شیو پرشاد نے ۱۸۶۵ء میں بنارس

---

[1] گذشتہ ماہ بھی تبصرے لکھ کر دفتر کو بھیج دیئے گئے تھے لیکن وہاں وقت کے وقت
انگیز طریقہ پر گم ہو گئے اس لئے فروری کا پرچہ بغیر تبصرہ کے شائع ہوا جس کا افسوس ہے۔